بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۲۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ — عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر — روشن دین تنویر

یوم پنجشنبہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰ | ۲۲ تبوک ۱۳۴۵ ہش ۶ جمادی الثانی ۱۳۸۶ھ ۲۲ ستمبر ۱۹۶۶ء | نمبر ۲۲۰

اخبارِ احمدیہ

•— ربوہ ۲۱ ستمبر۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔

•— ربوہ ۲۱ ستمبر۔ حضرت ام مظفر احمد صاحبہ مدظلہا کی طبیعت کل بفضلہ تعالیٰ اچھی رہی۔ رات نیند آگئی۔ آج صبح بھی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ ۔ احباب حضرت سیدہ موصوفہ کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں :

•— جو واقف زندگی طلباء ۱۹؍۹؍۶۶ کو انٹرویو کے لئے حاضر نہیں ہو سکے۔ وہ یکم اکتوبر کو صبح ۷ بجے دفتر وکالت دیوان میں حاضر ہوں تا کہ ان کا انٹرویو لے کر جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی کارروائی کی جا سکے۔ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کا معیار کم از کم میٹرک ہے۔ ایف اے اور بی۔اے پاس نوجوان بھی داخل کئے جاتے ہیں۔ (وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

•— سٹاف اور طالبات جامعہ نصرت کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جامعہ نصرت موسمی تعطیلات کے بعد مورخہ ۲۴ ستمبر کو صبح ۷½ بجے کھل جائے گا انشاء اللہ بورڈرز کو چاہیئے کہ وہ ۲۳ ستمبر کی شام تک ہوسٹل میں پہنچ جاویں۔ (پرنسپل)

ضروری اعلان

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تین نہایت اہم خطبات جو آپ نے ۲۱ جنوری ۱۹۶۶ء ۳۰ اپریل ۱۹۶۶ء اور ۱۷ دسمبر ۱۹۶۵ء کو ارشاد فرمائے ہیں۔ ایک نہایت خوبصورت اور اعلیٰ کاغذ والے پمفلٹ کی صورت میں شائع کئے گئے ہیں۔ مربیان سلسلہ احمدیہ اور امراء اضلاع کو یہ پمفلٹ جلدی ہی بھجوائے جا رہے ہیں۔ دوسرے دوستوں میں سے جو دوست چاہیں۔ وہ بھی خط لکھ کر یہ پمفلٹ طلب فرما سکتے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ یہ پمفلٹ اہل علم اور معززین تک خاص طور پر پہنچایا جائے۔ احباب جلد طلب فرمالیں۔ ایسی تعداد محدود ہے ایسے دوست فی پمفلٹ نو پیسے کے ٹکٹ برائے محصولڈاک ارسال فرمائیں۔

(خاکسار ابوالعطاء جالندھری
نائب ناظر اصلاح وارشاد)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

پرستش صرف بہت سے سجدوں اور رکوع اور قیام کا نام نہیں ہے

حقیقی پرستارِ الٰہی وہ ہے کہ محبتِ الٰہی میں اس کا اپنا وجود درمیان سے اٹھ جائے

”انسان خدا کی پرستش کا دعوےٰ کرتا ہے مگر کیا پرستش صرف بہت سے سجدوں اور رکوع اور قیام سے ہو سکتی ہے یا بہت مرتبہ تسبیح کے دانے پھیرنے والے پرستارِ الٰہی کہلا سکتے ہیں بلکہ پرستش اس سے ہو سکتی ہے جس کو خدا کی محبت اس درجہ پر اپنی طرف کھینچے کہ اس کا اپنا وجود درمیان سے اٹھ جائے۔ اوّل خدا کی ہستی پر پورا یقین ہو اور پھر خدا کے حُسن و احسان پر پوری اطلاع ہو اور پھر اس سے محبت کا تعلق ایسا ہو کہ سوزشِ محبت ہر وقت سینہ میں موجود ہو اور یہ حالت ہر ایک دم چہرہ پر ظاہر ہو اور خدا کی عظمت دل میں ایسی ہو کہ تمام دُنیا اس کی ہستی کے آگے مُردہ متصور ہو اور ہر ایک خوف اسی کی ذات سے وابستہ ہو اور اسی کی درد میں لذت ہو اور اسی کی خلوت میں راحت ہو اور اس کے بغیر دل کو کسی کے ساتھ قرار نہ ہو۔ اگر ایسی حالت ہو جائے تو اس کا نام پرستش ہے مگر یہ حالت بجز خدا تعالیٰ کی خاص مدد کے کیونکر پیدا ہو۔ اسی لئے خدا تعالیٰ نے یہ دعا سکھلائی اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ یعنی ہم تیری پرستش تو کرتے ہیں مگر کہاں حق پرستش ادا کر سکتے ہیں جب تک تیری طرف سے خاص مدد نہ ہو۔ خدا کو اپنا حقیقی محبوب قرار دیکر اس کی پرستش کرنا یہی ولایت ہے جس سے آگے کوئی درجہ نہیں مگر یہ درجہ بغیر اس کی مدد کے حاصل نہیں ہو سکتا۔ اس کے حاصل ہونے کی یہ نشانی ہے کہ خدا کی عظمت دل میں بیٹھ جائے، خدا کی محبت دل میں بیٹھ جائے اور دل اسی پر توکل کرے اور اسی کو پسند کرے اور ہر ایک چیز پر اسی کو اختیار کرے اور اپنی زندگی کا مقصد اسی کی یاد کو سمجھے اور اگر ابراہیمؑ کی طرح اپنے ہاتھ سے اپنی عزیز اولاد کے ذبح کرنے کا حکم ہو یا اپنے تئیں آگ میں ڈالنے کے لئے اشارہ ہو تو ایسے سخت احکام کو بھی محبت کے جوش سے بجالائے اور رضاجوئی اپنے آقائے کریم میں اس حد تک کوشش کرے کہ اس کی اطاعت میں کوئی کسر باقی نہ رہے۔“ (حقیقۃ الوحی ص ۵۱-۵۲)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۲ ستمبر ۱۹۶۶ء

اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو آج دس ماہ سے کچھ زائد عرصہ خلافت کی باگ ڈور سنبھالے ہو چکا ہے۔ اس قلیل عرصہ میں آپ نے جو کام سرانجام دیئے ہیں۔ اگرچہ پوری تفصیل سے ان کا ذکر اس مختصر نوٹ میں سما نہیں سکتا۔ تاہم چند نمایاں کاموں کا ایک مختصر سا جائزہ خالی از فائدہ نہیں ہوگا۔ اس جائزہ کی یہ بھی غرض ہے کہ جماعت کے افراد کو ان کاموں کی طرف مزید توجہ ہو جائے اور جہاں تک ہو سکے ہر جماعت ان کو آگے بڑھانے میں اپنی سعی و کوشش کو اور بھی تیزی سے جاری رکھے۔

لہٰذا بعض کاموں کی مجمل فہرست اور مختصر لونماد پیش کی جاتی ہے۔

اوّل :۔ ایک کام آپ نے یہ کیا ہے آپ نے علمی مجالس قائم کیں، جن میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض کتب کے مختلف حصوں کو مختلف دوستوں نے حاضرین کے سامنے پیش کیا۔ مثلاً رسالہ "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کے مختلف جوابات جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مدلل طور پر تحریر فرمائے ہیں۔ دوستوں کے ذمہ یہ بات لگائی گئی کہ ہر ایک ان جوابات میں سے دلائل لے کر ان کو مجلس میں پیش کرے۔ اس طریق سے یہ فائدہ ہوا کہ حصہ لینے والے دوستوں کو کم از کم اپنے حصہ کا پورا پورا عرفان ہو گیا۔ اور اس طرح تمام کتاب عام مجلس میں سامعین کے سامنے بھی آ گئی۔ اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام سے بھی زیادہ سے زیادہ واقفیت ہو گئی۔ دوسری مجلس رسالہ "مسیح ہندوستان میں" کے متعلق تھی۔ ان مجالس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث بنفس نفیس شریک ہوتے رہے۔ اور آخر میں محاکمہ بھی فرماتے رہے۔ جس سے مجلس کا لطف دوبالا ہوتا رہا ہے۔

دوم :۔ دوسرا کام جو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے اس مختصر عرصہ میں سرانجام دیا ہے۔ وہ فضل عمر فاؤنڈیشن کے قیام کا عظیم الشان کام ہے۔ گزشتہ جلسہ سالانہ پر اس تحریک کو چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب جج عالمی عدالت نے آپ کی اس تحریک کو جماعت کے سامنے رکھا۔ یہ تحریک گویا احباب کے دل کی بات تھی۔ جماعت نے اس کو ہاتھوں ہاتھ لیا اور فوراً گراں قدر عطیہ جات ہر طرف سے آنے شروع ہو گئے۔ چونکہ فاؤنڈیشن کی رجسٹریشن کا کام ضروری تھا۔ اس لئے جب یہ مرحلہ طے ہو گیا تو گزشتہ مشاورت پر اس کو عملی صورت میں جماعت کے سامنے لایا گیا۔ اس تحریک کی کامیابی کا حال الفضل سے دوستوں کو ملتا رہتا ہے۔ اب تک قریباً تیس لاکھ کے وعدہ جات آ چکے ہیں۔ حالانکہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صرف ۲۵ لاکھ کا مطالبہ فرمایا تھا اس سے ظاہر ہے کہ آپ کی یہ تحریک کس قدر مقبول ہوئی ہے۔ وعدہ جات میں سے ایک معتدبہ رقم نقد وصول بھی ہو چکی ہے۔ یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ اس کام کے لئے ایک جداگانہ سیکرٹریٹ مقرر کیا گیا ہے۔ اور دفتر کی عمارت کی بنیاد بھی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے پچھلے دنوں رکھ چکے ہیں۔ عمارت کا کام تیزی سے ہو رہا ہے اور امید ہے کہ اکتوبر تک اختتام پذیر ہو جائے گا۔

سوم :۔ تیسرا کام عارضی وقف کی تحریک ہے۔ اس تحریک کا ماحصل یہ ہے کہ دوست چند ہفتوں کے لئے عارضی وقف کریں جن کو وقف کی صورت میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ مختلف اطراف میں مفوضہ کام کے لئے روانہ فرماتے ہیں۔ یہ تحریک بھی خدا کے فضل سے نہایت کامیاب ہوئی ہے۔ اور اب تک ہزاروں دوست اس میں حصہ لے چکے ہیں۔ اور روز بروز یہ کام بڑھتا چلا جاتا ہے۔ اس کام کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک الگ دفتر اصلاح و ارشاد کا قائم فرمایا ہے۔ جو آپ کی خاص نگرانی میں کام سرانجام دیتا ہے۔

چہارم :۔ چوتھا کام قرآن کریم پڑھنے پڑھانے کی عظیم تحریک ہے۔ اس تحریک کی غرض یہ ہے کہ جماعت کا کوئی فرد ایسا نہ رہے جو قرآن کریم کم از کم ناظرہ نہ پڑھ سکتا ہو۔ آپ نے اس تحریک میں اپنی خاص توجہ مبذول فرمائی ہے اور کئی ایک خطبات جمعہ میں تعلیم قرآن پر زور دیا ہے۔ ان خطبات میں آپ نے قرآن کریم کی خصوصیات بیان فرمائی ہیں اور بعض آیات اللہ کی نہایت عمدہ تفسیر کر کے بتایا ہے کہ دنیا میں جو روحانی انقلاب ہونے والا ہے وہ صرف اور صرف قرآن کریم کی تعلیمات سے ہی وابستہ ہے۔ یہ خطبات خاص اہمیت رکھتے ہیں۔ چاہیئے کہ نظارت اصلاح و ارشاد ان تمام خطبات کو یکجا کتابی صورت میں شائع کرے۔ اور آئندہ جو خطبات اس تعلق میں حضور فرمائیں ساتھ ساتھ ان کی اشاعت بھی ہوتی چلی جائے۔ یعنی جب چار پانچ خطبات جمع ہو جائیں۔ تو ان کو کتابی صورت میں شائع کر دیا جائے۔ اگرچہ الفضل میں یہ خطبات شائع ہو رہے ہیں مگر ان کی اہمیت کے پیش نظر انہیں کتابی صورت میں فوری طور سے منتقل کرنا ضروری ہے تاکہ ان سے تحریک قرآن خوانی کو مدد ملتی رہے۔ اور اس کے فوائد جلد از جلد نظر آنے لگیں۔

پنجم :۔ پانچواں کام تفسیر صغیر کا شاندار ایڈیشن ہے۔ یہ ایڈیشن جماعت میں اور جماعت کے باہر بھی بہت پسند کیا گیا ہے۔ اگرچہ یہ ایڈیشن اپنی شاندار خوبیوں کے باوجود کافی سستا ہے۔ بلکہ نہایت کم ہے۔ تاہم جہاں تک تحریک قرآن خوانی کا تعلق ہے۔ ہماری تجویز ہے کہ اس سے بھی سستا ایک ایڈیشن شائع کیا جائے تاکہ جماعت کے ہر فرد کے ہاتھ میں تفسیر صغیر پہنچ جائے۔

ششم :۔ آپ کا چھٹا عظیم الشان کام یہ ہے کہ آپ کی خاص توجہ سے گزشتہ سال بجٹ میں جو خامی تھی وہ احباب نے دور کر دی۔ بجٹ کے متعلق آپ نے نہایت قیمتی اور قابل عمل ہدایات فرمائی ہیں جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ان لوگوں کو بھی بجٹ میں شامل کر لیا جائے۔ جو اپنی آمد سے بہت کم چندہ دینا چاہتے ہیں۔ مگر پہلے ایسا چندہ وصول نہیں کیا جاتا رہا۔ ان کو شامل کرنے کی وجہ آپ نے یہ بتائی ہے۔ کہ یہ لوگ بھی آہستہ آہستہ معمول پر آ سکتے ہیں۔ چنانچہ اس کا کافی اثر ظاہر ہوا ہے۔

ہفتم :۔ آپ کا ساتواں کام یہ ہے کہ آپ کی تحریک پر گزشتہ ستمبر کی جنگ میں جماعت احمدیہ نے جو قربانی کی ہے اس کی نظیر نہیں ملتی۔ لاکھوں روپیہ اور لاکھوں روپیہ کا سامان جماعت نے فوج اور کشمیری مہاجرین اور جنگ کی وجہ سے اجڑے ہوئے لوگوں کی مدد کے لئے پیش کیا ہے۔ آپ نے اس کام میں ذاتی طور پر بھی دوسروں سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اور خاص توجہ دے کر اس کی تکمیل فرمائی۔ آپ کا یہ کام بھی خاص اہمیت کا حامل ہے۔

یہ چند ایسے کام ہیں جو بادی النظر میں سب کے سامنے آتے ہیں۔ مگر یہ آپ کے کاموں کی ایک نامکمل فہرست ہے۔ بعض ایسے کام آپ نے سرانجام دیئے ہیں۔ جن کا ذکر نہ تو الفضل میں آیا ہے۔ اور نہ جماعت کے کل افراد ان کو جانتے ہیں۔ یہ ایک طویل فہرست ہے۔ اور ان کا شمار کرنا بھی کافی دقت طلب ہے۔ آپ کی روزانہ مصروفیات ہی اتنی وسیع ہیں کہ ان کا ریکارڈ بھی شاید نہیں رکھا جا سکتا۔ الغرض آپ نے دس ماہ کے قلیل عرصہ میں جو کام کیا ہے وہ اتنا عظیم ہے کہ اس کا حصر نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ آپ کا سایہ جماعت پر طویل سے طویل کرے۔ ابھی جماعت اپنے ابتدائی مراحل سے ہی گزر رہی ہے۔ اور اس کو الٰہی راہ نمائی کی بھی خاص طور پر ضرورت ہے۔ جو خلفائے مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ حاصل ہو سکتی ہے۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل
خود خرید کر پڑھے

کوپن ہیگن (ڈنمارک) میں پہلی مسجد کا سنگِ بنیاد

ملک کے طول و عرض میں مسجد کی شہرت

جیسا کہ احباب کو علم ہے کوپن ہیگن (ڈنمارک) میں جماعتِ احمدیہ کے زیرِ اہتمام اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلی مسجد تعمیر ہو رہی ہے۔ اس مسجد کا افتتاح مورخہ ۶ رمئی ۶۶ء کو محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر نے فرمایا تھا۔ افتتاحی تقریب کی رپورٹ اس سے قبل الفضل میں شائع ہو چکی ہے۔ اس سلسلے میں ڈنمارک کے ایک نومسلم بھائی مکرم عبدالسلام صاحب میڈسن نے بھی جو وہاں پر آنریری طور پر مبلغِ اسلام کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں ایک مختصر رپورٹ ارسال کی ہے جو ان کے اپنے تاثرات پر مشتمل ہے۔
اس رپورٹ کا ترجمہ افادۂ احباب کے لئے درجِ ذیل کیا جاتا ہے۔

۶ رمئی کو جو کہ لوتھرن چرچ کے نزدیک دُعا کا عظیم دن بھی ہے تقریباً دوپہر کے وقت بہت بڑے سُرخ و سپید خیمے کی طرف آنیوالے لوگوں کا تانتا بندھ گیا۔ یہ خیمہ کوپن ہیگن کی مجوزہ مسجد کے احاطہ میں لگایا گیا تھا۔ ڈنمارک کے ہر حصہ سے ہر مذہب و ملت کے لوگ آ آ کر جمع ہونے شروع ہو گئے تا کہ اس مسجد کا سنگِ بنیاد رکھنے کی تقریب میں شرکت کر سکیں جو تمام دنیا کی احمدی عورتوں کے چندوں سے بن رہی ہے۔ بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مسجد ــ مسجد مبارک ــ قادیان سے لائی گئی ایک اینٹ ہمارے محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے مسجد کے محراب میں رکھی۔

اگرچہ موسم ابر آلود تھا مگر عین اسی لمحے سورج گہرے بادلوں سے نمودار ہوا جو متبرک اینٹ کے خدا تعالیٰ کی طرف سے بابرکت ہونے کی نشان دہی کر رہا تھا۔ ہر شخص ایک نئی تعمیر ہونے والی مسجد کے لئے دست بدعا تھا۔ اور بعض مخلصین کے آنسوؤں کی تو جھڑیاں لگ گئی تھیں۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت پر عمل کرتے ہوئے جماعت کے دوستوں نے اینٹ کو اٹھا کر محراب کے اندر رکھا۔ پُرسوز اجتماعی دعا کے بعد مہمانوں کو کھانا پیش کیا گیا۔ مہمانوں میں سفیر ایران مسٹر شہریار۔ پاکستان کے وزیرِ قانون۔ انڈونیشیا اور ترکی سفارت خانوں کے سیکرٹری۔ ہائیوڈور (Hvidovre) کی کونسل کے نمائندگان کے نام قابلِ ذکر ہیں۔ شہر کے میئر بیمار ہونے کے باعث شاملِ تقریب نہ ہو سکے تھے اس لئے ان کی نمائندگی نائب میئر نے کی۔ انہوں نے صاحبزادہ صاحب کی خدمت میں ایڈریس پیش کرتے ہوئے ہائیوڈور کی جماعت احمدیہ کو خوش آمدید کہا اور یقین دلایا کہ مسجد کی تعمیر میں روکاوٹیں صرف فنی نوعیت کی ہیں جو جلد ہی دُور ہو جائیں گی۔

ہماری مقامی لجنہ (احمدی مستورات کی مقامی تنظیم) نے ریفریشمنٹ کا انتظام کر رکھا تھا۔ وہ رات بھر بڑی تندہی سے دوسَو مہمانوں کے لئے کھانے کا انتظام کرتی رہیں۔

خاکسار نے تقریب کے آغاز میں مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور انہیں پروگرام کی تفصیلات بتائیں۔ ہمارے دوست حسن محمد صاحب زین نے بہت سے عرب مہمانوں کی خاطر اس کا ترجمہ عربی میں کیا۔ بعد ازاں تقریب خاص کا آغاز جناب کمال یوسف صاحب مبلّغ انچارج نے تلاوت قرآن پاک سے کیا۔ آپ نے تلاوت کے بعد ان آیات کا ڈینش زبان میں ترجمہ کیا۔ پھر محترم صاحبزادہ صاحب نے انگریزی میں افتتاحی تقریر فرمائی اور عبدالسلام صاحب میڈسن نے اس کا ڈینش زبان میں ترجمہ کیا۔

- - - - - - - - - - - -

- - - - - - - - - - - -

- - - - - - - - - - - -

- - - - - - - - - - - -

کھانے کے بعد نماز جمعہ کا وقت تھا۔ اس اجتماع میں ڈینش مشن کے کچھ پرانے دوستوں سے۔ نیز چوہدری عبداللطیف صاحب امام مسجد ہمبرگ جرمنی اور مسٹر بشیر احمد رفیق صاحب امام مسجد لندن سے بھی ملاقات ہوئی۔ عبدالسلام صاحب میڈسن نے آذان دی اور سُنتوں کی ادائیگی کے بعد محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب نے خطبہ دیا جو کہ جماعتِ احمدیہ کے مخلص اور معزز رکن ہیں اور اس طرح اس پلاٹ میں آپ نے پہلا جمعہ پڑھایا۔ اس تقریب کے متعلق ڈنمارک کا مشہور روزنامہ Politiken رقمطراز ہے:۔

"ہائیوڈور (Hvidovre) نے قبل ازیں چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب جیسی معزز عالم اور روحانی شخصیت کی تقریر نہیں سُنی تھی۔ نہ صرف اس ملک میں بلکہ جملہ دیگر ممالک اور مذاہب میں بھی ایسی شخصیتیں بہت ہی شاذ ہیں۔ ہمارا خیال ہے کہ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب جیسی خدا نما ہستی کو مدتوں کے بعد ہی ہمیں دیکھنا نصیب ہو گا۔"

سبز اور نیلے گنبد والی پانچ ستونوں پر مشتمل شاندار مسجد کا ماڈل ہمارے مسلمان انجنیئر بھائی یحییٰ صاحب نے دکھایا۔ یہ ماڈل اپنے شاندار مینار کے ساتھ فنِ تعمیر کا ایک بہترین نمونہ ہے جس نے سارے ڈنمارک میں شہرت حاصل کی ہے۔ انجنیئر مسٹر یحییٰ دن رات متواتر کام کرتے رہے۔ ناشکر گزاری ہو گی اگر ہم اس امر کا اعتراف نہ کریں کہ انہوں نے ایک قلیل شرح پر کام کرنا منظور کر لیا۔ اور زائد اخراجات اپنی جیب سے ادا کرتے رہے۔ خدا تعالیٰ انہیں اس کی جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین!

ساری تقریب ڈینش ٹیلی ویژن پر دکھائی گئی اور اب تک ڈینش اخبارات میں ۶۵ مضامین اس سلسلہ میں شائع ہو چکے ہیں۔

آخر میں تمام احمدی بھائیوں اور بہنوں کو مطلع کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ مشن ہاؤس اور مسجد کی بنیادیں خدا کے فضل سے مکمل ہو گئی ہیں۔ ہم خدائے قادر کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور ساتھ ہی لجنہ اماء اللہ کے بھی شکر گزار ہیں جن کی مالی امداد سے یہ مسجد تعمیر ہو رہی ہے۔

اس سلسلہ میں احمدی بھائی عبدالرؤوف صاحب کا نام بھی قابلِ ذکر ہے جنہوں نے بڑی تندہی سے مشن کے کاموں کو سرانجام دیا۔ انہوں نے مسجد کے سلسلہ میں بڑی محنت سے کام کیا اور عشائیہ کا انتظام کیا۔ خدا تعالیٰ ہمیں مزید ایسے ہی مخلص خدامِ دین عطا فرمائے۔

آمین

جماعتِ احمدیہ کا جلسہ سالانہ

مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸ جنوری سنہ ۱۹۶۷ء
کو بمقام ربوہ منعقد ہو گا

"چونکہ اِس سال رمضان المبارک وسط دسمبر سے شروع ہو رہا ہے اس لئے مجلس مشاورت میں یہ فیصلہ ہُوا تھا کہ جلسہ سالانہ وسط جنوری کے بعد ہو۔ اب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال کا جلسہ سالانہ دسمبر کی بجائے انشاء اللہ تعالیٰ ۲۶-۲۷-۲۸ جنوری ۱۹۶۷ء بروز جمعرات، جمعہ، ہفتہ منعقد ہو گا۔ عہدیدارانِ جماعت احباب کو تاریخوں کی اس تبدیلی سے مطلع فرمائیں۔

(جلال الدین شمس ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی سیرۃ طیبہ

(مکرم ملک عبد الحمید صاحب عارف گڑھی شاہو۔لاہور)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا اپنے خدام سے بے پایاں شفقت و رافت کا سلوک اس قدر نمایاں تھا کہ ہر شخص یہی سمجھتا تھا کہ حضور کی توجہ خصوصی اسی کی جانب زیادہ ہے حالانکہ ہر کس وناکس سے حضور احسان و مروّت سے پیش آئے۔ جس کی بے شمار مثالیں زینت الفضل ہو چکی ہیں۔

جن ایام کا میں ذکر کرنا چاہتا ہوں وہ اس زمانہ سے تعلق رکھتا ہے جبکہ حضور ایک ناہنجار کے چاقو لگنے کے واقعہ کے بعد یورپ سے علاج کروا کر واپس تشریف لا چکے تھے۔ خاکسار فوڈ ڈیپارٹمنٹ میں کام کرتا تھا۔ اسمبلی کا سیشن ہو رہا تھا اور ممبران اسمبلی کے سوالات کی کثرت کے باعث اور دوسرے سالانہ بجٹ کے کام میں بے حد مصروفیت تھی۔ یکایک حضورؓ کے پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی طرف سے حضور کا حکم نامہ پہنچا کہ کام بے حد ضروری ہے لہذا تین چار یوم کی رخصت لے کر فوراً ربوہ پہنچو۔ غالباً یہ ہفتہ کا دن تھا۔ دوسرے روز اتوار کی تعطیل تھی لہذا میں نے اس موقع کو غنیمت جانا کہ آج ہی ربوہ پہنچوں اور حضور کی زیارت سے مشرف ہوں۔ اور جو حکم بھی ہو اس کی تعمیل کے لئے کمربستہ ہو جاؤں۔ اگر تو ایک روز کا کام ہوا تو پھر اتوار کا دن کافی ہوگا ورنہ واپسی پر رخصت لے کر حضور کے قدموں میں دوبارہ جا حاضر ہوں گا۔ بہر حال اسی روز بس میں سوار ہو کر چار بجے شام پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کے دفتر میں حاضر ہو گیا۔ انہوں نے اسی لمحہ اوپر سیڑھیوں میں جاکر حضور کو میرے آنے کی اطلاع دی۔ حضور نے فوری طلبی فرمائی خاکسار قصرِ خلافت کی سیڑھیوں پر پہنچا تو حضور نے ازراہِ ذرّہ نوازی خود اپنے دستِ مبارک سے دروازہ کی کُنڈی کھولی اور اس غلام کو دیکھ کر فرمایا آپ آ گئے؟ میں نے عرض کیا حضور حاضر ہو گیا ہوں۔ پھر حضور نے دوبارہ فرمایا بہت اچھا ہوا کہ آپ آ گئے۔ حضور اوپر والی منزل (یعنی سیڑھیوں کے ساتھ والے برآمدہ میں کرسی پر تشریف فرما ہوئے اور مجھے دوسری کرسی پر بیٹھنے کا ارشاد فرمایا۔

یہ خاکسار بے حد بے چین تھا کہ حضور کی زبانِ مبارک سے جلد وہ غرض معلوم کروں جس کی تعمیل کے لئے اِس عاصی پُر معاصی کو طلب کیا گیا ہے۔ حضور نے مزید انتظار کے بغیر ہی میری طلبی کا جو مقصد تھا وہ من وعن بیان فرمایا۔ اور جس واقعہ سے اس کا تعلق تھا اس کے پسِ منظر سے تفصیلاً آگاہ فرمایا۔ میں نے عرض کیا کہ حضور سرکاری مصروفیات آجکل بہت ہیں لہذا میں اتوار کی تعطیل سے فائدہ اٹھانا چاہتا ہوں۔ اگر ضرورت پڑی تو رخصت لے کر فوراً آ جاؤں گا اور حضور کے ارشاد کی تعمیل میں ہرگز کوتاہی نہ ہو گی۔ اس پر حضور نے کیا فرمایا۔ سبحان اللہ! اِس غلام کے لئے وہ الفاظ کس قدر حوصلہ افزا تھے۔ فرمایا:-

"عارف صاحب فکر نہ کریں
مجھے اطمینان ہے کہ آپ
کے لئے اتوار کا روز ہی
کافی ہو گا۔ اور آپ اِس
معمّہ کو ضرور حل کر لیں گے"۔

اسی وقت مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر کو بُلایا گیا تاکہ وہ مجھے تمام ضروری رجسٹرات اور فائل دکھا دیں تاکہ جس رقم کے متعلق انکوائری مطلوب ہے۔ اس کی پوری طرح چھان بین اور پڑتال کی جا سکے۔ مکرم اختر صاحب کے آنے تک اِس خاکسار کو حضور کی خدمت میں بیٹھے رہنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ مختلف امور پر باتیں ہوئیں۔ حضور نے بے حد مشفقانہ خیالات اور پیارے الفاظ سے اِس خاکسار کو نوازا۔ اِس ملاقاتِ خصوصی میں حضور کو بہت ہی قریب سے دیکھنے کا موقع ملا حالانکہ اس سے پہلے اور بعد میں بھی بے شمار مواقع پر حضور سے بالمشافہ گفتگو ہوئی لیکن اِس ملاقات کا لُطف ہی اور تھا۔ میں نے حضور کی خدمت میں عرض کیا کہ حضور کیا میں حضور کی گردن مبارک کی وہ جگہ دیکھ سکتا ہوں۔ جہاں چاقو کا زخم لگا تھا حضور نے فرمایا ہاں آپ دیکھ سکتے ہیں

پھر آپ نے ازخود ہی اپنی گردن مبارک نیچی کر دی اور اس جگہ پر انگلی رکھی جہاں زخم کا نشان تھا۔ خاکسار نے موقع کو غنیمت جانا اور اس جگہ کا بوسہ لینے کا شرف حاصل کیا۔ سبحان اللہ! کیا ہی پیارا وجود تھا جو اپنے غلاموں کی کسی التجا اور گزارش کو ردّ کرنا جانتا ہی نہ تھا۔ ہزار ہزار رحمتیں ہوں ان کی روح پاک پر جس نے اپنی انتھک مساعی کی بدولت جماعت کو اعلےٰ مقام پر پہنچا دیا۔ اللہ تعالےٰ حضور کے درجات کو بلند سے بلند تر فرماتا جائے اور حضور کے غلاموں کو حضور کے نقشِ قدم پر اور اُن احکام پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے جو حضور کا اصلی منشاء اور غرض تھی۔ آمین۔

باتوں باتوں میں وقت گزر گیا اور مکرم اختر صاحب تشریف لے آئے حضور نے انہیں ارشاد فرمایا کہ عارف صاحب کو سب تفصیل سمجھا دی گئی ہے آپ ان کو سارا متعلقہ ریکارڈ دکھا دیں تاکہ یہ اپنا آڈٹ نوٹ تیار کر لیں اور پھر وہ نوٹ مجھے دے دیں۔ اس کے بعد حضور سے رخصت حاصل کی اور مہمان خانہ میں آ گیا۔ شام کا کھانا کھانے کے بعد قریباً آٹھ بجے متعلقہ دفتر میں پہنچا۔ دفتر نے تمام ریکارڈ ہمارے حوالے کر دئے اور ان کی پوری طرح جانچ پڑتال کی گئی جہاں جہاں بھی رقم متعلقہ کا تعلق پایا گیا ان کے نوٹ رکھتا گیا۔ غرضیکہ رات کا ایک بج گیا جبکہ میں نے اپنا کام مکمل کر لیا۔ مکرم اختر صاحب دار الضیافت تک میرے ساتھ آئے اور فرمانے لگے عارف صاحب قصر خلافت کے روشندانوں کی طرف دیکھو حضور جماعت کے کاموں اور دفتری امور میں اس وقت بھی مصروف ہیں حالانکہ آدھی رات گزر چکی ہے۔ اللہ اللہ! ہمارے محبوب اور محسن امام و آقا نے اسلام کی اشاعت اور جماعت کی بہبودی کے لئے اپنی جانِ عزیز وقف کر دی۔

دار الضیافت میں آ کر بستر پر پڑ گیا لیکن خیالات میں اس قدر ہیجان کہ نیند بہت کم آئی اور اسی عالم خیال میں ہی اپنا آڈٹ نوٹ تیار کرتا رہا۔ ڈر یہ تھا کہ حضور نے ازراہِ شفقت اِس خاکسار کو اِس ضروری کام کی سرانجام دہی کے لئے منتخب کیا ہے مبادا مجھ سے کوئی لغزش ہو جائے اور میں حضور کے معیار پر پورا نہ اُتر سکوں لیکن خلیفۂ وقت اور پیارے امام کی دلی دعائیں میرے شاملِ حال تھیں جو میرے لئے موجب طمانیت ثابت ہوئیں۔

نمازِ فجر سے فارغ ہو کر میں نے آڈٹ نوٹ لکھنا شروع کیا۔ پہلے rough کیا۔ رقم مذکورہ کے متعلق دس بارہ وجوہات رقم کئے ان میں سب سے زیادہ وزنی اور بائیدار ایک پیرا تحریر کیا گیا جس کے متعلق میرا خیال تھا کہ حضور اسی آئیٹم کو پڑھ کر اپنا فیصلہ صادر فرما دیں گے۔ سبحان اللہ! وہی بات ہوئی۔ نوٹ rough کرنے کے بعد دوسری دفعہ اسے صاف اور مکمل شکل میں تحریر کیا گیا۔ ناشتہ کرنے کے بعد قریباً دس بجے پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کے پاس گیا اور انہوں نے اسی لمحہ مجھے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے حضور پہنچا دیا۔ حضور نے نوٹ پڑھنا شروع کیا تو حضور جب اس پیرے پر پہنچے جس کا خاکسار نے اُوپر ذکر کیا ہے تو حضور نے فرمانے لگے کہ عارف صاحب اگر یہ بات درست ہے تو آپ کا آڈٹ نوٹ سولہ آنے صحیح ہے۔ حضور نے خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ جب سارا نوٹ پڑھا جا چکا تو فرمانے لگے کہ میں نے آپ کو کل شام جو کچھ بتایا تھا آپ کے نوٹ سے وہی بات پایۂ ثبوت کو پہنچی ہے۔ میں نے عرض کیا کہ سارا ریکارڈ اس کی صحت کا شاہد ہے۔ حضور کو جب پوری طرح اطمینان ہو گیا تو خاکسار نے اجازت طلب کی جس پر حضور نے فرمایا۔ ہاں آپ اب جا سکتے ہیں۔ گیارہ بجے کی بس میں سوار ہو کر بعد دوپہر لاہور پہنچ گیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل و احسان سے جماعت کے اتحاد کو مستحکم فرمائے اور افرادِ جماعت کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپؑ کے خلفاء کے احکامات و ارشادات اور اقوال کو حرز جان بنائیں اور ان پر پوری طرح عمل پیرا ہوتے رہیں تا اسلام کی فتحِ کامل نزدیک سے نزدیک ہوتی جائے۔

آمین

احباب جماعت سے ایک ضروری گذارش

(مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

ہماری جماعت کے دوست یہ توقع رکھتے ہیں ـــــــ کہ ہمارے سکول کا نتیجہ معیاری ہو اور اس کے کارکنوں کی بھی یہی آرزو اور کوشش ہے۔ لیکن مجھے افسوس ہے کہ بعض دوستوں کو کبھی یہ خیال نہیں آیا کہ وہ اپنے ہونہار بچوں کو اپنے ہی سکول میں بھجوائیں جہاں اگرچہ ظاہری اور زیبائشی لحاظ سے وہ شان و شوکت تو نہیں جو دوسرے سکولوں میں ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے الا ماشاء اللہ اساتذہ میں قربانی کا جذبہ موجود ہے جس کو بروئے کار لا کر وہ اپنی محنت اور کاوش سے درمیانہ درجہ کے طلباء کو بھی بہتر بنا سکتے ہیں اور مرکز سلسلہ کی برکات اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات اور دعاؤں کے طفیل، معروف سہولتوں کی کمیابی کے باوجود بہترین سکولوں کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ تجربہ شاہد ہے کہ جب بھی ہمارے ہاں کوئی ایسا طالب علم آیا جس میں چمکنے کی تھوڑی بہت صلاحیت موجود تھی ہم نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسے چمکا دیا اور وہ بچہ اپنی اور ہماری نیک نامی کا باعث تھا۔ چنانچہ تعلیم الاسلام ہائی سکول نے ایسے متعدد طلباء پروان چڑھائے ہیں جنہوں نے سلسلہ کا نام روشن کیا اور ہماری بے بضاعتی اور کم مائیگی کے باوجود انہوں نے یونیورسٹی اور بورڈ میں نمایاں پوزیشن حاصل کی تھیں۔ اگر ہمارے دوست صرف اخلاقی اور تعلیمی طور پر کمزور طلباء کو یہاں نہ بھجوائیں۔ بلکہ ساتھ ساتھ ذہین بچوں کو بھی اپنے مرکزی ادارہ میں بھجوانے رہیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارا سکول بہت کامیاب اور معیاری ہو سکتا ہے۔ کیونکہ احمدی بچے نسبتاً زیادہ ذہین ہوتے ہیں۔ اور ہمارے عملہ میں قربانی اور ایثار کا جذبہ بھی موجود ہے۔ اس حال کے نتیجہ پر اجمالی نظر ڈالئے۔ مورخہ ۳ ستمبر کے اخبار مشرق لاہور میں لورنٹو یہ سکول (مری) کے متعلق ایک مضمون شائع ہوا ہے جس میں یہ بتایا گیا ہے کہ اس اسکول کے ۹ طلباء نے ۷۰۰ سے زیادہ نمبر حاصل کئے ہیں حالانکہ ان کے اسکول کے جملہ طلباء ایسے تھے۔ جن کو سکول میں خوب پرکھ اور جانچ پڑتال کے بعد داخل کیا گیا تھا۔ جو پاکستان بھر کے اپنی عمر اور قابلیت کے چیدہ نونہال تھے پھر والدین یا گورنمنٹ نے ان کو تعلیمی لحاظ سے نہایت عمدہ ماحول میں رکھ کر ان پر لاکھوں روپے خرچ کئے۔ اس کے مقابل پر دنیاوی لحاظ سے ہمارے سکول کے غریب طلباء نے ایسے ماحول میں تربیت پائی جس میں اگرچہ روحانیت کا عنصر تو ماشاء اللہ منفرد ہے۔ لیکن دنیاوی لحاظ سے وہ معیاری نہیں۔ مگر محض بزرگوں کی دعاؤں، حضور کی توجہ اور اساتذہ کی کوششوں کے نتیجہ میں ۹ تو نہیں لیکن ۷ طلباء نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۷۰۰ یا اس سے اوپر نمبر حاصل کئے بلکہ ایک طالب علم نے تو ٹوپا سکول کے بہترین طالب علم کو بھی مات کر دیا جس نے ان کے ۷۷۶ نمبرے کہ اول آنے والے طالب علم کے مقابلہ میں ۷۷۹ نمبر حاصل کئے۔ ذالک فضل اللّٰہ۔ اس حقیقت کے اظہار کے بعد مجھے دوستوں سے یہ عرض کرنا ہے کہ محض ایسے طلباء کو یہاں بھجوانے سے جن کو باہر کوئی قبول نہیں کرتا۔ یہ خواہش کبھی پوری نہیں ہو سکتی کہ آپ کا مرکزی سکول سو فیصدی نتیجہ بھی دکھلائے اور پھر اس نتیجہ کی کیفیت مثالی ہو۔

بہر حال میں بلاخوف تردید یہ کہہ سکتا ہوں کہ ماشاء اللہ ہمارے ہاں ترقی کی استعداد اور صلاحیت موجود ہے اور اس کا ثبوت احباب کو کئی سالوں کے عمدہ نتائج کی صورت میں مل رہا ہے۔ لیکن سکول اور اس کے عملہ کے علاوہ دوستوں کو بھی اس کی شاندار روایات برقرار رکھنے کے مقاصد میں تعاون کرنا چاہیئے۔ اور وہ اس صورت میں ہو سکتا ہے۔ جبکہ دوست اپنے ہوشیار بچوں کو ہمارے پاس بھجوائیں۔

درخواست دعا

میرے بڑے بھائی عبد الشکور خان صاحب ابن ملک عبد المالک خانصاحب سیکرٹری مال سول لائن لاہور مکینیکل انجینئرنگ کی اعلیٰ تعلیم کے لئے بوسٹن امریکہ بذریعہ ہوائی جہاز جا رہے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ سفر میں ان کا حافظ و ناصر ہو نیز برادران پروفیسر عبد الوہاب خانصاحب ہیڈ آف ڈیپارٹمنٹ انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور انگلستان میں عبد المنان خانصاحب سینئر انجینئر اٹامک انرجی کیمبرج بوسٹن امریکہ میں اعلیٰ تعلیم و ریسرچ کر رہے ہیں ان کی نمایاں کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (عبد الوحید خان ۳۳ عبد الکریم روڈ لاہور)

ماہنامہ انصار اللہ ربوہ

ماہنامہ انصار اللہ کے خریداروں کی اطلاع کے لئے گذارش ہے کہ ستمبر کا پرچہ بحوالہ ڈاک کیا جا چکا ہے۔ اگر آپ کو دو چار روز تک پرچہ نہ ملے تو دفتر کو اطلاع دیں تاکہ آپ کی خدمت میں دوبارہ پرچہ ارسال کیا جا سکے۔

تازہ شمارہ میں حسب معمول حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی بیان پرور تحریروں کے اقتباسات شامل ہیں۔ یہ اقتباسات علی الترتیب "نشانات کے ذریعہ تکمیل ہوتی ہے" اور "نشانات الٰہی کا سلسلہ کبھی بند نہیں ہوتا" کے موضوعات پر ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا شیریں کلام عربی اور فارسی زبان میں۔ بھی شامل اشاعت ہے۔

اس کے علاوہ ایک اور نہایت مفید مضمون بھی اس میں شائع ہوا ہے جس میں یہ بتایا گیا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیسے احمدی بنانا چاہتے تھے۔ یہ مضمون مکرم و محترم مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ سرگودہا کے قلم کا رہین منت ہے۔

مکرم پروفیسر محبوب عالم صاحب خالد کے مضمون کا موضوع "مومن کی سب سے بڑی دولت" ہے۔ یہ دولت کیا ہے۔ اور کیونکر حاصل کی جا سکتی ہے۔ ان دونوں سوالوں کے جوابات آپ کو اس مضمون میں ملیں گے۔

فقہی امور کے سلسلہ میں مکرم و محترم جناب ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ کا لکھا مضمون "سجدۂ سہو کب اور کیسے کیا جائے" (دوسری قسط) بھی نہ صرف قارئین کی دلچسپی کا موجب ہوگی بلکہ ازدیاد علم کا باعث۔

ایڈیٹر صاحب نے اداریہ خدائی نشانوں کے ظہور کے سلسلہ میں لکھا ہے اور اس میں وضاحت کے ساتھ بتایا ہے کہ آیات الٰہی کی قدر دانی قرآنی طریق کے مطابق کیونکر کی جا سکتی ہے۔ انہیں کے قلم سے بچوں کے لئے بھی ایک مضمون ہے۔ جس میں بچوں کے تین بنیادی اوصاف کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ آپ نے ایک انگریزی ماہنامہ کے ایک مضمون کا ترجمہ بھی شائع کیا ہے۔ یہ مضمون تمباکو نوشی سے تعلق رکھتا ہے اور ایک مرنے والے جرنلسٹ کے ذاتی تجربات اور تاثرات کا نتیجہ ہے۔

رسالہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعتی تربیت کا کام نہایت احسن رنگ میں پورا کر رہا ہے۔ احباب کرام سے گذارش ہے کہ وہ خود بھی اسے پڑھیں اور سکولوں، کالجوں، لائبریریوں اور اپنے دوستوں کے لئے بھی منگوائیں۔ سالانہ چندہ صرف چھ روپے ہے گذشتہ سالوں کی فائلیں بھی مل سکتی ہیں۔

خط و کتابت بنام منیجر ماہنامہ انصار اللہ ربوہ کی جائے۔

(منیجر ماہنامہ انصار اللہ)

واقفین وقف عارضی کے خلوص کا اثر

اللہ تعالیٰ کے فضل سے واقفین عارضی دور دراز علاقوں میں پہنچ کر قرآن مجید کی تعلیم دے رہے ہیں۔ اسی سلسلہ میں مکرم غلام اکبر خان صاحب سیکرٹری مال بستی خان تحریر فرماتے ہیں:

"یہ بھی حضرت مسیح موعودؑ کا ایک معجزہ ہے کہ کتنی کتنی دور سے دوست اپنے کاروبار دنیوی چھوڑ کر دین کی خاطر اپنے خرچ پر شہروں کو چھوڑ کر جنگلوں میں تعلیم قرآن دیتے پھرتے ہیں۔ ہر قسم کی مصیبتیں برداشت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین"

فی الواقعہ عارضی وقف میں کام کرنے والے مخلصین جس خلوص سے کام کر رہے ہیں۔ اسے دیکھ کر ہر درد مند مسلمان کے دل سے دعا نکلتی ہے۔ بلاشبہ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیدا کردہ ایک انقلاب ہے۔

(نظارت اصلاح و ارشاد شعبہ تربیت)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے موقع پر

اہم علمی مقابلے

۱۔ امسال سالانہ اجتماع کے موقعہ پر مندرجہ ذیل علمی مقابلے ہوں گے

۱۔ حفظ قرآن کریم ۔ ۲۔ تلاوت قرآن مجید

۳۔ ترجمہ و تفسیر قرآن مجید (ہر سہ معیار)

۴۔ مطالعہ کتب احادیث (ہر سہ معیار)

۵۔ مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام (لائحہ عمل سال رواں میں شائع ہونے والا نصاب اور دوران سال مطالعہ کردہ کتب)

۶۔ مضمون نویسی (ہر سہ معیار)

۷۔ تقاریر (ہر سہ معیار)

۸۔ مشاہدہ و معائنہ

۹۔ عام دینی معلومات (ہر سہ معیار)

۱۰۔ پرچہ قرآن کریم (تمام خدام کی شمولیت لازمی ہوگی)

۱۱۔ پرچہ عام دینی معلومات (تمام خدام کی شمولیت لازمی ہوگی)

(ا)۔ پہلے نو مقابلوں میں شامل ہونے والے خدام کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ اپنے تعلیمی کارڈ ہمراہ لائیں۔ ورنہ وہ مقابلوں میں شریک ہونے کے مجاز نہ ہوں گے۔ (امسال اس امر کی خاص طور پر نگرانی کی جائے گی۔)

ب۔ جن خدام کے تعلیمی کارڈ مکمل اور صحیح ہوں گے۔ انہیں خاص انعام دیا جائے گا۔

ج۔ بہتر ہوگا کہ مجالس اپنے ہاں مقامی طور پر مقابلے کروائیں۔ اس کے بعد بہترین اسماء مرکز میں پندرہ اکتوبر ۶۶ء تک بھجوا دیں۔

۲۔ تقریری مقابلوں کے لئے مندرجہ ذیل عناوین ہوں گے۔

معیار اول و دوم ۔ ۱۔ تخلقوا باخلاق اللہ

۲۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض

۳۔ اسلامی نظام خلافت اور اس کی برکات

معیار سوم :۔ ۱۔ اسلام ایک زندہ مذہب ہے

۲۔ تعاونوا علی البر

۳۔ اسلامی معیار صداقت

۳۔ مضمون نویسی کے مقابلہ کے لئے مندرجہ ذیل عنوانات ہوں گے۔

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا علم کلام اور اس کا اثر

۲۔ مذہب و سائنس

۳۔ اسلامی معاشرہ

مضمون نویسی کے مقابلے کے دوران مضمون سے متعلق حوالہ جات سے استفادہ کی اجازت نہ ہوگی۔ اس مقابلہ میں شریک ہونے والے خدام کو کاغذ۔ قلم دوات کا انتظام خود کرنا ہوگا۔

۴۔ علمی مقابلوں کے لئے مندرجہ ذیل تین معیار قائم کئے گئے ہیں۔

۱۔ معیار اول۔ ایم اے۔ مولوی فاضل۔ جامعہ احمدیہ میں درجہ ثالثہ یا اس سے زائد تعلیم یافتہ۔

۲۔ معیار دوم۔ گریجوایٹ۔ جامعہ احمدیہ میں درجہ اولیٰ و ثانیہ

۳۔ معیار سوم۔ پہلے دو معیاروں سے کم تعلیم رکھنے والے خدام

نوٹ :۔ (۱) ادنیٰ معیار سے تعلق رکھنے والے خدام کو اعلیٰ معیار میں شامل ہونے کی اجازت نہ دی جا سکتی ہے۔

(۲) خصوصی حالات میں منتظم علمی مقابلے کو کسی خادم کو کسی خاص معیار میں متعین کرنے کا حق ہوگا۔

۵۔ اجتماع کے پروگرام کو زیادہ دلچسپ اور مفید بنانے کے لئے کچھ وقت ایسا بھی رکھا گیا ہے۔ جس میں حاضرین کے ہر قسم کے مذہبی اور علمی سوالات کے جوابات دئے جائیں گے۔

یہ سوالات تحریر کر کے قبل از وقت منتظم علمی مقابلہ جات کو پہنچ جانے چاہئیں

(منتظم اشاعت سالانہ اجتماع)

اطفال الاحمدیہ کے علمی مقابلے

اجتماع کے موقع پر مقابلہ جات کو معیاری بنانے کے لئے یہ تجویز پیش کی جاتی ہے کہ تمام قائدین اضلاع اپنے اپنے اضلاع میں مجالس اطفال الاحمدیہ کے تقریری اور تحریری مقابلہ جات منعقد کروائیں۔ جو اطفال اضلاع میں منعقد ہونے والے مقابلہ جات میں اول و دوم آئیں گے انہیں ہی سالانہ اجتماع کے موقع پر شامل ہونے کی اجازت دی جائے گی۔ مقابلہ جات کروا کر جلد از جلد نتائج سے اطلاع دی جائے۔ تاکہ انتظامات میں سہولت ہو۔ جزاکم اللہ

عنوان مقابلہ جات

۱۔ تقریری مقابلہ :۔ (ا) خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے

(ب) حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے کارنامے

(ج) احمدی بچوں کی ذمہ داریاں

(نوٹ) (۱) معیار اول اور معیار دوم کو بالترتیب ۵ اور ۳ منٹ تقریر کرنا ہوگی

(۲) کاغذ پر سے پڑھنے کی اجازت نہ ہوگی۔

۲۔ تحریری مقابلہ :۔ (ا) پاک محمد مصطفیٰ نبیوں کا سردار

(ب) صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام

(ج) ایک مثالی طفل کا کیا کردار ہونا چاہیئے۔

نوٹ :۔ (۱) وقت کم از کم ایک گھنٹہ (۲) حوالہ جات دیکھنے کی اجازت ہوگی

(۳) مواد کم از کم ۱۵ صفحات کا ہو۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

"مسلم ہیرلڈ" ــــ احمدیہ مسلم مشن لنڈن کا ماہنامہ

مسلم ہیرلڈ انگریزی رسالہ پچھلے قریباً سات سال سے باقاعدہ لنڈن مشن کی طرف سے شائع ہو رہا ہے۔ نہایت اعلیٰ کاغذ پر چھپتا ہے۔ اور اس میں قیمتی مضمون چھپتے ہیں۔ جن میں ان اعتراضوں کا جواب ہوتا ہے۔ جو مغرب میں اسلام پر موجودہ زمانہ میں کئے جاتے ہیں اور کسر صلیب کے لئے یہ رسالہ بہت ہی کارگر حربہ ہے۔ اس سے اپنے علم میں بھی اضافہ ہوتا ہے اور غیر مسلموں میں تبلیغ کے لئے بھی نہایت مفید ہے۔ فی الحال یہ رسالہ ہر ماہ شائع ہوتا ہے اور شرح چندہ یہ ہیں۔

سالانہ چندہ۔ ایک پونڈ۔ بذریعہ سمندری ڈاک طالب علموں کے لئے سالانہ چندہ دس شلنگ بذریعہ سمندری ڈاک ــــ ایک پونڈ + (-/۱۰/۱ ڈاک خرچ) بذریعہ ہوائی جہاز۔ اس کے لئے خط بنام "منیجر مسلم ہیرلڈ" آنے چاہئیں۔

63 melrose Rd, London SW/8
U.K

(خواجہ رشید الدین منیجر مسلم ہیرلڈ لنڈن)

داخلہ ہیلی کالج آف کامرس "بی۔کام تین سالہ کورس"

بی کام پارٹ I میں داخلہ کے لئے درخواست کی آخری تاریخ ۲۹/۹/۶۶۔ پروویژنل اور کیریکٹر سرٹیفکیٹ درخواست کے ہمراہ۔ پراسپکٹس -/۱ ادا کر کے کالج کے دفتر سے (پ۔ٹ ۱۷/۹/۶۶)

پاکستان ویسٹرن ریلوے

والٹن ٹریننگ سکول میں اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر (گروپ) داخلہ کے لئے درخواست مجوزہ فارم پر ۱۵/۱۰/۶۶ تک۔ قابلیت میٹرک سیکنڈ ڈویژن (ریلوے ملازمین کے متعلقین کے لئے تھرڈ ڈویژن) عمر ۱/۱۲/۶۶ کو ۱۸ تا ۲۲ سال۔ فارم درخواست ہر بڑے اسٹیشن سے -/۱ میں۔ درخواست کے ہمراہ ضروری سرٹیفکیٹ اور رہائش کا سرٹیفکیٹ مصدقہ مجسٹریٹ درجہ اول۔ پ۔ٹ ۱۲/۹/۶۶ (نظارت تعلیم)

درخواست دعا :۔ چوہدری محمد علی صاحب ابن چوہدری بہاول بخش صاحب آف دانہ زید کا کو سترہ روز سے ٹائیفائیڈ بخار ہے۔ جس کی وجہ سے وہ بہت کمزور ہو گئے ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے (محمد نواز کوسلیہ فیروز والہ گوجرانوالہ)

وصایا

نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ قادیان کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاری ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو پندرہ دن کے اندر اندر ضرور مع تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ قادیان)

[redacted]

وصیت نمبر ۱۳۶۴۴:- میں خورشید عالم ولد اللہ دتہ گنائی قوم گنائی پیشہ تجارت عمر ۴۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن بمبئی ڈاک خانہ خاص ضلع بمبئی صوبہ بمبئی، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۶۶/۳۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے۔

ایک عدد ریڈیو سیٹ قیمت اندازاً ۱۸۰/- روپے گھڑی کی قیمت ۱۸۰/- زنجیر سونا ۱½ تولہ (مع ایک عدد انگوٹھی) پراویڈنٹ فنڈ قریباً آٹھ ہزار روپیہ۔ نقد ۹۰۰/- روپے زنجیر سونا کی قیمت ۲۰۰/- روپیہ ہے۔

میں بمبئی پورٹ ٹرسٹ میں بطور اسسٹنٹ لائٹ کیپر ملازم ہوں جس سے مجھے ۶۸۴/- روپے ماہوار تنخواہ ملتی ہے۔ لیکن اس وقت میری ملازمت کے سلسلہ میں ایک کیس چل رہا ہے اور عملاً میں اس وقت سروس میں نہیں ہوں گو اپنی سروس پر بحال ہونے کی اطلاع دوں گا میں اپنی موجودہ و آئندہ جائیداد و آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری وفات کے وقت میری جو جائیداد ہو گی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔

العبد خورشید عالم بقلم خود

گواہ شد: سمیع اللہ مبلغ بمبئی الحق بلڈنگ ۱۷ کلب بیک روڈ۔ بمبئی ۸

گواہ شد: چوہدری شفیع احمد گجراتی نائب ایڈیٹر بدر قادیان۔ حال وارد۔ بمبئی۔

وصیت نمبر ۱۳۶۴۵

میں منصور احمد ولد مولوی فضل الرحمن صاحب قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن یادگیر ڈاک خانہ خاص ضلع گلبرگہ میسور سٹیٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۶۶/۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت منقولہ و غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میں اس وقت ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ میسور سٹیٹ میں ملازم ہوں جس سے مجھے ماہوار ۱۵۰/- روپے تنخواہ ملتی ہے میں اپنی منقولہ جائیداد موجودہ و آئندہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں میری وفات کے وقت میری جو جائیداد ثابت ہو گی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد منصور احمد موصی

گواہ شد: حکیم محمد الدین مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ شیموگہ۔ میسور سٹیٹ۔

گواہ شد: چوہدری شفیع احمد نائب ایڈیٹر بدر قادیان نزیل شیموگہ۔

وصیت نمبر ۱۳۴۸۷

میں محمود احمد ولد ڈاکٹر محمد امام صاحب قوم احمدی پیشہ طالب علمی تاریخ بیعت پیدائشی احمدی۔ ساکن بنگلور۔ ڈاک خانہ خاص ضلع بنگلور صوبہ میسور سٹیٹ۔

بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۴/۶/۱۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ میں ابھی طالب علم ہوں مجھے اپنے والد صاحب کی طرف سے مبلغ دس روپے ماہوار بطور جیب خرچ ملتے ہیں اس کے یا آئندہ جو بھی میری آمد ہو گی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری وفات کے وقت میری جو جائیداد ثابت ہو گی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد محمود احمد موصی

گواہ شد: بی ایم بشیر احمد ولد حضرت محمد موسیٰ رضا صاحب

B.M. NISAR & CO,
26 NEW MARKET
BANGLORE 2

گواہ شد: ڈاکٹر محمد امام والد موصی ۵ البرٹ وکٹر روڈ بنگلور

وصیت نمبر ۱۳۵۰۰:- میں پی احمد علی عرف پی کنجالی ولد عربی صاحب قوم احمدی پیشہ تجارت عمر ۵۷ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۱ء ساکن مرکرا محلہ مہادیو پیر ڈاک خانہ خاص ضلع مرکرا صوبہ میسور۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۴/۶/۱۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:-

میری جائیداد حسب ذیل ہے جو میری بیوی عائشہ بی صاحبہ کے ساتھ مشترک بحصہ برابر ہے۔

۱۔ ایک مکان جس کا رقبہ پندرہ سینٹ ہے اور جس کی نچلی منزل میں چھ کمرے اور بالائی منزل میں تین کمرے ہیں۔ یہ مکان محلہ مہادیو پیر میں واقع ہے اور میری ملکیت ہے اس کی قیمت موجودہ چودہ ہزار روپیہ ہے۔

۲۔ ایک مکان جس کا رقبہ ۵ سینٹ ہے اور جس میں پانچ کمرے اور ایک برآمدہ ہے محلہ مان پیٹھ مرکرا میں واقع ہے اس کی قیمت ۳۵۰۰/- روپیہ ہے

۳۔ میرے پاس نقد پچاس ہزار روپیہ ہے۔

مجھے اپنے تجارتی کاروبار سے جو ٹھیکہ کی صورت میں ہوتا ہے مبلغ آٹھ سو روپے ماہوار آمد ہو جاتی ہے اس میں بھی میری بیوی برابر کی حصہ دار ہے۔

میں اپنی مندرجہ بالا تمام جائیداد اور آمد کے اپنے نصف حصہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور انشاء اللہ حصہ آمد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ میری وفات کے وقت میری جو جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن قادیان ہو گی۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد پی احمد علی موصی عرف پی کنجالی

گواہ شد: جی کے فخر الدین عرف بکا با ساکن ہل روڈ مرکرا۔

گواہ شد: پی ایچ اسماعیل ولد محی الدین احمدی ہل روڈ مرکرا۔

وصیت نمبر ۱۳۵۰۶:-

میں یو نفیسہ صاحبہ زوجہ این عبدالرحیم صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن بڈاگا ڈاک خانہ خاص ضلع کالی کٹ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۴/۶/۱۱ ۱۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے مہر مبلغ ۔۔۔ روپیہ جو میرے شوہر کے ذمہ ہے اور زیور کا سنہ طلائی تھی۔ ۔۔۔ روپیہ اس کے علاوہ کوئی جائیداد غیر منقولہ یا منقولہ نہیں ہے۔ میں اپنے مہر کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ آئندہ اگر میری کوئی جائیداد یا آمد ہو گی تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہو گی۔ میری وفات کے وقت میری جو جائیداد ثابت ہو گی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

الامۃ۔ یو نفیسہ موصیہ

گواہ شد: این عبدالرحیم ولد ای حمزہ صاحب شوہر موصیہ ایڈیٹر ستیادوتن کنانور۔

گواہ شد: این ابراہیم ولد محمد کٹی صاحب۔ ساکن کنانور۔

وصیت نمبر ۱۳۵۹۷

میں وسیمہ بیگم زوجہ میر احمد صادق صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن حیدرآباد ڈاک خانہ خاص ضلع حیدرآباد دکن بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۴/۸/۱۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد حسب ذیل ہے:-

۱۔ حق مہر مبلغ دو ہزار روپیہ جو میرے شوہر کے ذمہ واجب الادا ہے۔

۲۔ زیورات طلائی (ا) گلوبند ایک عدد دو تولہ قیمت ۲۰۰/- روپیہ (ب) چمپا کلی ایک عدد تین تولہ قیمت ۳۰۰/- روپیہ (ج) نیکلس دو انگوٹھیاں چار تولہ ۴۰۰/- روپیہ جملہ زیورات طلائی نو تولہ قیمت ۹۰۰/- روپیہ (۳) زیور نقرئی ۸۰ تولے قیمت ۱۶۰/- روپے جملہ زیورات قیمت ۱۰۶۰/- روپے۔

میں اپنی مذکورہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں میری وفات کے وقت میری جو جائیداد ثابت ہو گی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی میری جائیداد غیر منقولہ کوئی نہیں ہے مجھے دس روپے ماہوار جیب خرچ بھی ملتا ہے جس اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

الامۃ: وسیمہ بیگم موصیہ

گواہ شد: سیٹھ رشید احمد ولد سیٹھ محمد حسین مرحوم ساکن محلہ ملے پلی چنچل گوڑہ حیدرآباد دکن۔ گواہ شد: میر احمد صادق شوہر موصیہ ولد سید حسین ذوقی مرحوم آستانہ ذوقی محلہ شکر گنج حیدرآباد

موجودہ دور کے تقاضوں سے آگاہ رہنے کے لئے ماہنامہ مجلہ "انصار اللہ" کا باقاعدگی سے مطالعہ کیجئے (ناظم اشاعت انصار اللہ مرکزیہ)

22-9 ‏۲۲۰

ترقیات کے خدائی وعدے قربانیوں کے بعد ہی پورے ہوا کرتے ہیں

قدم قدم پر مومنوں کو قربانیاں کرنی پڑتی ہیں اور اپنے اموال خرچ کرنے پڑتے ہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ قرآن مجید کی آیت یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰکُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ یَوْمٌ لَّا بَیْعٌ فِیْہِ وَلَا خُلَّۃٌ وَّلَا شَفَاعَۃٌ (البقرہ ۲۵۵) کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اس آیت سے ظاہر ہے کہ اسلام نے صرف زکوٰۃ اور مال غنیمت کے اموال سے ہی غرباء اور مساکین کی امداد کے لئے ایک فنڈ مقرر کرنے پر اکتفا نہیں کیا۔ بلکہ مسلمانوں کو عام طور پر بھی غریبوں اور ناداروں کے لئے صدقہ و خیرات کرنے کی بار بار تاکید فرمائی ہے اور بتایا ہے کہ تمہارے ساتھ ترقیات کے جو وعدے کئے گئے ہیں ان کو دیکھتے ہوئے کہیں یہ نہ سمجھ لینا کہ ہمیں اب مزید قربانیوں کی ضرورت نہیں۔ قربانیاں تمہیں قدم قدم پر کرنی پڑیں گی۔ اور قدم قدم پر تمہیں اپنے اموال خدا تعالےٰ کی راہ میں خرچ کرنے پڑیں گے۔

لَا بَیْعٌ فِیْہِ وَلَا خُلَّۃٌ وَّلَا شَفَاعَۃٌ

میں جس بیع کی طرف اشارہ ہے اس کا ذکر دوسری جگہ اللہ تعالےٰ نے ان الفاظ میں فرمایا ہے

اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَھُمْ وَاَمْوَالَھُمْ بِاَنَّ لَھُمُ الْجَنَّۃَ (توبہ آیت ۱۱۱)

یعنی اللہ تعالےٰ نے مومنوں سے ایک بیع کی ہے اور وہ یہ کہ ان کے مالوں اور جانوں کو جنت دے کر خرید لیا ہے پس فرمایا خدا تعالےٰ تم سے یہ بیع کرتا ہے مگر یہ بیع اسی دنیا میں ہوگی اُس دن نہیں ہوگی۔

وَلَا خُلَّۃٌ میں بتایا کہ قیامت کے دن خدا تعالےٰ کے سوا سب خلیل جاتے رہیں گے۔ یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ قرآن کریم میں تو دوسری جگہ آتا ہے

اَلْاَخِلَّآءُ یَوْمَئِذٍۭ بَعْضُھُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِیْنَ (زخرف آیت ۶۸)

یعنی متقیوں کے سوا تمام خلیل ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے پھر جب متقیوں کی دوستی رہے گی تو لَا خُلَّۃٌ کا کیا مطلب ہوا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ متقی چونکہ خدا تعالےٰ کو ہی اپنا خلیل سمجھتے ہیں اس لئے ان کی دوستی خدا تعالےٰ کی دوستی میں شامل ہوگی اس کا کوئی علیحدہ وجود نہیں ہوگا جو وَلَا خُلَّۃٌ کے منافی ہو۔ اصل مضمون جس کی طرف اللہ تعالےٰ نے لوگوں کو توجہ دلائی ہے وہ یہ ہے کہ آج اگر خدا تعالےٰ کو خلیل بنانا ہے تو بنا لو ورنہ اس دن وہ خلیل نہیں بنے گا۔ اور آج جن کو تم اپنا خلیل بنا رہے ہو ان کی خلت اور دوستی اس دن تمہارے کسی کام نہیں آئے گی بلکہ تم ان کے دشمن بن جاؤ گے۔ صرف متقی ہی ایسے ہوں گے جو اپنے خلیل کے دشمن نہیں ہوں گے۔ کیونکہ مومن کا خلیل خود خدا تعالےٰ ہوتا ہے۔ پس وَلَا خُلَّۃٌ سے مراد وہ خلت ہے جو خدا تعالےٰ کے مقابلہ میں کسی دوسرے سے کی جائے۔

وَلَا شَفَاعَۃٌ میں بتایا کہ خدا تعالےٰ کے ساتھ تم یہیں تعلق پیدا کر لو اور اس کو اپنا ساتھی بنا لو۔ ورنہ وہاں تمہیں کوئی ساتھی نہیں ملے گا۔ دوسری جگہ فرماتا ہے

وَاَنْذِرْ بِہِ الَّذِیْنَ یَخَافُوْنَ اَنْ یُّحْشَرُوْٓا اِلٰی رَبِّھِمْ لَیْسَ لَھُمْ مِّنْ دُوْنِہٖ وَلِیٌّ وَّلَا شَفِیْعٌ لَّعَلَّھُمْ یَتَّقُوْنَ (انعام آیت ۵۲)

یعنی تو اس کلام کے ذریعہ سے اُن لوگوں کو جو اس بات سے ڈرتے ہیں کہ انہیں ان کے رب کی طرف اکٹھا کر کے لے جایا جائے گا۔ جب کہ اس کے سوا نہ ان کا کوئی مددگار ہوگا اور نہ کوئی سفارشی اس لئے ڈرا کہ وہ تقویٰ اختیار کریں۔"

(تفسیر سورۃ بقرہ ص ۵۷۶)

-○-

داخلہ تعلیم الاسلام کالج۔ ربوہ

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں بی اے / بی ایس سی کلاسز کا داخلہ ۲۹ ستمبر ۱۹۶۶ء سے شروع ہوگا۔ اور پانچ دن تک جاری رہے گا۔ ہونہار ذہین اور مستحق طلباء کے لئے فیس امدا انعامی وظائف کی مراعات موجود ہیں۔ انٹرویو کے لئے گارڈین کے ہمراہ پروویژنل اور کیریکٹر سرٹیفکیٹ ساتھ لاویں۔

(ناظم محمد اسلم ایم اے (کینٹب) پرنسپل)

ضلع سیالکوٹ کے پریذیڈنٹ صاحبان کی اطلاع کے لئے ضروری اعلان

مرکز کی ہدایت کے مطابق "امیر ضلع سیالکوٹ" کے انتخاب کے لئے مہربانی کر کے آپ ۲۵ ستمبر ۱۹۶۶ء بروز اتوار ۱۱ بجے صبح مسجد احمدیہ کبوتراں والی شہر سیالکوٹ میں ضرور تشریف لاویں۔ کوئی نمائندہ ووٹ نہ دے سکے گا۔ صرف امیر مقامی و حلقہ دار اور پریذیڈنٹ صاحبان ہی ووٹ دیں گے۔ اور انہی میں سے "امیر ضلع سیالکوٹ" کا انتخاب کیا جائے گا۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

(خاکسار سید احمد علی مربی انچارج جماعت احمدیہ سیالکوٹ)

دورہ انسپکٹر انصار اللہ مرکزیہ

مکرم ملک محمد بشیر صاحب انسپکٹر مجلس انصار اللہ مرکزیہ ضلع گجرات اور جہلم کا دورہ شروع کر رہے ہیں۔ امراء صاحبان و زعماء انصار اللہ سے گزارش ہے کہ وہ مکرم انسپکٹر صاحب سے چندہ جات کی وصولی اور دیگا امور کی سرانجام دہی میں ہر طرح تعاون فرمائیں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

تقریب شادی

ربوہ ـــــــ مورخہ ۱۸ ستمبر ۱۹۶۶ء بروز اتوار مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ کے فرزند مکرم چوہدری منور احمد صاحب آف مسقط کی تقریب شادی عمل میں آئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ان کا نکاح مورخہ ۲۰ مارچ ۱۹۶۶ء کو بعد نماز عصر ثریا نسرین صاحبہ بنت مکرم چوہدری عبد المجید صاحب میاں چنوں ضلع ملتان کے ہمراہ چار ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا تھا بارات مورخہ ۱۸ ستمبر کو ربوہ سے میاں چنوں روانہ ہوئی اور وہاں تقریب رخصتانہ کے بعد اسی روز شام کو ربوہ واپس آئی۔

مورخہ ۱۹ ستمبر بروز دوشنبہ بعد نماز مغرب مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب نے اپنے مکان واقعہ دارالصدر شرقی پر دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد، ناظر و وکلاء صاحبان اور ربوہ سے دیگر مقامی احباب کے علاوہ ازراہ شفقت حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے بھی شرکت فرمائی۔ دعوت کے اختتام پر حضور نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے خیر و برکت کا موجب اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

ضروری اعلان

خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع مورخہ ۲۱-۲۲-۲۳ اکتوبر ۱۹۶۶ء کو مرکز سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے قائدین و زعماء کرام سے درخواست ہے کہ وہ جلد از جلد اس امر کی اطلاع دفتر ہذا میں بھجوا دیں کہ ان کی مجلس سے کتنی تعداد میں خدام اس اجتماع کی برکات سے مستفید ہوں گے۔

(منتظم دفتر بیرون خدام الاحمدیہ)

-○-

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴